عرب جمہوریہ مصر ٦ جمادی الثانی ١٤٤١ھ

وزارت اوقاف ٣١ جنوری ٢٠٢٠ء

بلند عزم وارادہ ترقی یافتہ قوموں کا راز

دینِ اسلام اپنی اعلی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کو بلند ہمتی، محنت و کوشش اور زمین کی آبادکاری کی ترغیب دیتا ہے اور سستی، کاہلی اور فساد سے منع کرتا ہے، **اور تمام آسمانی شریعتیں بھی یہی پیغام لے کر آئی ہیں**، ارشاد باری ہے: **{أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى* وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى* أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى* وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى* وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى* ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى}** "کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسی (علیہ السلام) کے اور وفادار ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھا۔ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور یہ کہ ہر انسان کے لئے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔ اور یہ کہ بیشک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔ پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند ہمتی کی قدر واہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: "**بیشک اللہ تعالی کریم ہے جو کرم اور اعلی اخلاق کو پسند کرتا ہے، اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے**"، اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "**تم اپنی ہمت کی پست نہ کرو، میں اعلی اخلاق سے پیچھے رہنے کو کم ہمتی سمجھتا**"، اور ایک مقولہ ہے کہ عقل کے کامل ہونے کی علامت بلند ہمتی ہے۔

بلند ہمتی صرف کسی مخصوص شعبے تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ انسان اپنی زندگی میں جو کام بھی کرتا ہے اس میں بلند ہمتی کا مظاہرہ ہونا چاہیے، اور ان کاموں میں سے ایک **عبادت** ہے، دینِ متین نے عبادت کے میدان میں سبقت لے جانے اور جلدی کرنے کی ترغیب دی ہے، ارشاد باری ہے: **{وَسارِعُوا إِلى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ**

عَرْضُهَا السَّماوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ} "اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے"۔ اور اللہ تعالی نے اپنی عبادت میں محنت و کوشش کرنے والے کے لئے بہت بڑے اجر کی ضمانت دی ہے، ارشاد باری ہے: {وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا} "اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے، وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو، پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدر دانی کی جائے گی"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کے تمام معاملات میں بلند عزم وارادہ کے مالک تھے، **اور ان معاملات میں سے ایک عبادت ہے** جس کے بارے میں اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:{يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ* قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا* نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا* أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا* إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا} "اے کپڑے میں لپٹنے والے۔ رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم۔ آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کرلے۔ یا اس پر بڑھادے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر۔ یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدمِ مبارک سوج جاتے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:"کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنو؟"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ اور امت کو برتری اور بلند ہمتی کی بہت زیادہ ترغیب دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب تم اللہ سے مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگو، یہ جنت کا درمیان اور اعلی درجہ ہے، اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے، اور یہاں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں"، ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا، میں آپ کے وضو کا پانی اور ضرورت کا سامان لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: (مجھ سے مانگو)، میں نے عرض کی، میں آپ سے جنت میں آپ کی سنگت مانگتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کے علاوہ کچھ ؟)، میں نے عرض کی، بس یہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کثرت سجود سے اپنے متعلق میری مدد کرو)۔

عبادت میں بلند ہمتی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ **اسے اچھی طرح سے ادا کیا جائے، اور اس کا اثر انسان کے طرزِ عمل اور اس کے اخلاق میں ظاہر ہو**، پس وہ نہ جھوٹ بولے، نہ خیانت کرے، نہ ملاوٹ کرے اور نہ ہی ناجائز طریقے سے لوگوں کا مال کھائے، پس عبادت کی ادائیگی عبادت کے مقصد کے ساتھ متفق ہونی چاہیے تاکہ استقامت نصیب ہو سکے جو کہ اس دینِ اسلام کی بنیاد ہے۔

بلند ہمتی کے اہم میدانوں میں سے ایک میدان **علم** ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اللہ تعالی سے علم نافع مانگیں جس کے ثمرات اللہ تعالی کی تمام مخلوق کو نصیب ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "اللہ تعالی سے علم نافع مانگو، اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ دے"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے کہ: "اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے"، علم نافع وہ حقیقی ہتھیار ہے جس سے ملک مضبوط ہوتے ہیں اور قومیں ترقی کرتی ہیں، جس ملک نے بھی ترقی کی ہے علم کے ذریعے ہی کی ہے، اور جو ملک بھی پسماندگی کا شکار ہیں وہ علم کے میدان میں سستی کرنے اور پیچھے رہنے کی وجہ سے پسماندگی کا شکار ہیں۔

صحابہ کرام اور تابعین عظام لوگوں میں سے سب سے زیادہ بلند ہمت کے مالک تھے، سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ طلب حدیث میں بلند ہمت کے مالک تھے، آپ فرمایا کرتے تھے کہ " وادی کی کھیتی باڑی اور بازاروں میں

خرید و فروخت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشغول نہیں کرتے تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لفظ بھی پوچھا کرتا تھا جو آپ مجھے سکھایا کرتے تھے"، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے ابوہریرۃ تم ہم میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے والے اور آپ کی احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی آدمی سے حدیث پہنچتی تو میں اس کے پاس آتا اور وہ سویا ہوا ہوتا تو میں اس کے دروازے پر اپنی چادر کا تکیہ بنا کر لیٹ جاتا، اور ہوا میرے چہرے پر گردوغبار پھینکتی، یہاں تک کہ وہ آدمی باہر آتا اور مجھے دیکھ کر کہتا اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے! کونسی چیز تمہیں یہاں لے کر آئی ہے؟، آپ نے پیغام کیوں نہیں بھیج دیا کہ میں آپ کے پاس آجاتا؟، میں کہتا کہ نہیں، میں تمہارے پاس آنے کا زیادہ حق دار ہوں، پھر میں اس سے حدیث کے بارے میں پوچھتا، اسماعیل بن یحیی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا اور دس سال کی عمر میں الموطا یاد کر لی تھی، اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں، اور کہا گیا ہے کہ امام نووی رضی اللہ عنہ ایک دن میں بارہ درسوں میں حاضر ہوتے تھے۔

اسی طرح ہمارے علمائے متقدمین نے ہر شعبے میں علم کی امانت کو اٹھانے میں محنت و کوشش کی اور اللہ تعالی کی رضا اور تمام انسانیت کے نفع کے لئے **مکمل امانت داری کے ساتھ اسے لوگوں تک پہنچایا**، اور اپنے ناموں اور علمی کارناموں کو تاریخ کے صفحہ پر سنہری حروف سے رقم کیا، ارشاد باری ہے: **{فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ}** "اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے"۔

بلند ہمتی کا ایک میدان **کام کرنا ہے**، شریعتِ مطہرہ نے کام کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور اس کی قدر و منزلت کو بلند کیا ہے، قرآن کریم نے عبادت اور کام کے درمیان ربط قائم کرتے ہوئے انہیں ایک دوسرے کا ساتھی قرار دیا، ارشاد باری ہے: **{فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}** "پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو"۔ اور اللہ تعالی نے اچھی طرح کام کرنے والے سے دنیا میں عمدہ زندگی اور آخرت میں دائمی نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے، ارشاد باری ہے: **{مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ}** "جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو، تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے"۔ اور ارشاد باری ہے: **{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً}** " جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے یقیناً ان کے لئے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے"۔

کام کی عظمت پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ تمام انبیاء کرام کام کیا کرتے تھے، آدم، ابراہیم اور لوط علیہم السلام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے، نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے، ادریس علیہ السلام درزی کا کام کیا کرتے تھے، صالح علیہ السلام تجارت کیا کرتے تھے اور داود علیہ السلام لوہے کا کام کیا کرتے تھے، ارشاد باری ہے:**{وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ* أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ}**"اور ہم نے داود پر اپنا فضل کیا،اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے)اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا۔ کہ تو پوری پوری زرہیں بنا اور جوڑوں میں اندازہ رکھ تم سب نیک کام کیا کرو۔(یقین مانو) کہ میں تمہارے اعمال دیکھ رہا

ہوں"۔ انسان جو کام عمدگی اور پختگی سے کرتا ہے اسی سے اس کا مقام و مرتبہ بلند ہوتا ہے اور کام کرنا لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کسی شخص کا اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کی گُٹھلی اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے اور وہ اسے دیدے یا انکار کر دے"۔

صرف کام کرنا ہی مقصود نہیں ہے بلکہ **کام کو عمدگی اور پختگی سے کرنا** مقصود ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک اللہ تعالی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کو کرے تو اسے پختگی سے کرے"، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی خواہش رکھتے تھے کہ ہر فرد کے پاس کوئی اچھا کام ہے جس سے وہ اپنے آپ کو اور دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ہر مسلمان کے ذمے صدقہ ہے)، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کی نبی! جو شخص کچھ نہ پائے تو؟، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے)، انہوں نے عرض کی: اگر وہ کام نہ پائے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ ضرورت مند محتاج کی مدد کرے)، انہوں نے عرض کی: اگر وہ مدد نہ کر پائے تو؟، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ نیکی کا کام کرے اور اپنے آپ کو شر سے روکے رکھے، یہ اس کے لئے صدقہ ہے)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کام سے فارغ شخص کو ترغیب دی کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کو نقصان پہنچانے سے روکے اور اسے ایک ایسا عمل قرار دیا جس پر اسے ثواب ملے گا کیونکہ اس نے لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھا ہے۔

بلند ہمتی کا اعلی ترین درجہ معاشرے کی خدمت کرنے، کمزور اور محتاج کی مدد کرنے، ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے اور جوانمردی اور مردانگی میں بلند ہمتی کا مظاہرہ کرنا ہے، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول! کون سا شخص اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اور کون

سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے ؟رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اللہ کو سب سے زیادہ وہ شخص محبوب ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے، اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تو کسی مسلمان کو دے، یا اس کی کسی مشکل کو دور کرے، یا اس کے قرض کو ادا کرے، یا اس کی بھوک کو ختم کر دے، اور میرا کسی کام میں اپنے بھائی کے ساتھ چلنا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں ایک مہینہ اعتکاف بیٹھو، اور جس شخص نے اپنے غضب کو روک لیا اللہ تعالی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، جس نے اپنے غصہ کو ضبط کر لیا، اگر چاہے کہ وہ اسے نکلے تو وہ اسے نکال سکتا تھا، تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے دل کو امن و سلامتی سے بھر دے گا، اور جو اپنے بھائی کے ساتھ کسی کام کے لئے چلا یہاں تک اس کو پورا کر دیا تو اللہ تعالی اس دن پل صراط پر اسے ثابت قدم رکھے گا جس دن قدم ڈگمگائیں گے "۔

برادرانِ اسلام:

جن میدانوں میں ہم سب کو ایک دوسرے سے سبقت لے جانی چاہیے اور بلند ہمتی کا مظاہرہ کرنا چاہیے ان میں سے ایک میدان **اپنے وطن کی خدمت کرنا** ہے، وطن کی خدمت ایمان کا تقاضہ ہے، اللہ تعالی نے ہمیں بھلائی اور ایسے نفع بخش کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا حکم دیا جن کے ثمرات وطن کو حاصل ہوتے ہیں، ارشاد باری ہے: **{فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ}** "تم نیکی کی طرف جلدی کرو، تم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمہیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو "۔ اللہ تعالی نے لوگوں کو نفع پہنچانے میں جلدی کرنے والے اپنے بندوں کی تعریف کی ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ نیکی انہیں دنیا و آخرت میں نفع دے گی، ارشاد باری ہے: **{إِنَّهُمْ كانُوا يُسارِعُونَ فِي الْخَيْراتِ**

وَيَدْعُونَنا رَغَباً وَرَهَبًا وَكانُوا لَنَا خاشِعِينَ} "یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے"۔

اور اسی طرح **ملکوں کی تعمیر وترقی**، معاشرتی ذمہ داری اٹھانے اور مساجد، اسکول، ہسپتال وغیرہ کی تعمیر اور مریضوں کا علاج و معالجہ کرنے جیسے بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں بلند ہمتی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، یہ سب صدقہ جاریہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سات چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب انسان کو اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے جبکہ وہ قبر میں ہوتا ہے، جس نے کوئی علم سکھایا، یا نہر کھودی، یا کنواں کھودیا، یا کھجور کا درخت لگایا، یا مسجد بنائی، یا قرآن کسی کو دیا، یا کوئی اولاد چھوڑ گیا جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی ہے"۔

کتنا ہی اچھا ہو کہ **ہم اپنے وطن کی خدمت میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں، اور اس کے ثمرات تمام فرزندانِ وطن کو حاصل ہوں**، اور یہ کام ہم باہمی اتحاد و یکجہتی، شعور، رحمدلی اور سب کی مدد کے لئے ہاتھ بڑھانے کے ذریعے کرسکتے ہیں، یہ وطن ہم سب کا ہے اور ہم سب کے ذریعے ہی ترقی کرے گا، ہم قوت وارادہ اور محنت وکوشش میں دوسروں سے کم نہیں ہیں، ہم ایک قدیم تہذیب اور تاریخ رکھتے ہیں، ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ سبقت اور برتری کا حصول تمام تر مشکلات اور مصائب کو عبور کرنے اور اپنی ذات کی نفی کرنے کا تقاضہ کرتا ہے، اعلی کارنامے مشکلات کی مرہون منت ہوتے ہیں، مصالح اور بھلائیوں تک صرف محنت وکوشش سے ہی رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اے اللہ! ہمیں بلند ہمتی نصیب فرما جس سے ہم دنیا وآخرت میں سبقت، ترقی اور برتری کو حاصل کرتے ہیں اور عالمِ اسلام کے تمام ممالک کو ہر قسم کی برائی اور شر سے محفوظ رکھ۔ آمین